(یعنی ہنگامی واقعات اور اکابر کے طرز عمل پر طنز کی اس روش کو مولانا شبلی اور ان کے بعد مولانا ظفر علی خان نے ہی پروان چڑھایا اور ہنگامی معاملات پر طنزیہ لہجہ میں اظہار خیال کرتے رہے) - مگر یہ روش چونکہ ادبی طنز و مزاح کے زمرے میں شامل نہیں اس لئے اس کا تفصیلی تذکرہ تو اردو صحافت میں طنز و مزاح کے سلسلے میں ہی ممکن ہے - البتہ چونکہ کئی ایک موقعوں پر شبلی اور ظفر علی خان نے زندگی اور معاشرے کے بعض دوسرے مسائل کو بھی ہدف طنز بنایا لہذا اردو شاعری میں طنز و مزاح کے ضمن میں بھی ان شعرا کا تذکرہ ضروری ہے -

(ہنگامی مسائل کے سلسلے میں شبلی اور ظفر علی خان کی طنزیہ نظموں میں ایک بڑا فرق یہ نظر آتا ہے کہ جہاں ظفر علی خان کی نظموں میں سوقیت کا عنصر زیادہ ہے وہاں شبلی کا کلام اس عنصر سے بڑی حد تک پاک و محفوظ ہے - دوسرے جہاں ظفر علی خان کی طنز بیشتر اوقات جذبات کی فراوانی اور جوش و ولولہ کی شدت کے باعث مزاح سے اپنا دامن چھڑا لیتی ہے وہاں شبلی کی طنز میں مزاح کا عنصر ضرور موجود رہتا ہے) - تیسرے جہاں (ظفر علی خان کے ہاں بات کرنے کا انداز بلا واسطہ (Direct) ہے وہاں شبلی وار کرنے میں عموماً بالواسطہ (Indirect) طریق اختیار کرتے ہیں) مگر ہنگامی مسائل سے قطع نظر جب یہ دونوں شاعر زندگی کے عام مسائل معاشرے کے بعض مخصوص رجحانات یا قومی تنزل کے بارے میں کوئی بات کہتے ہیں تو ان کی طنز میں کوئی بڑی خلیج باقی نہیں رہ جاتی - اس ضمن